بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

امریکہ کے سیاہ فام نیگرو رہنما ڈاکٹر مارٹن لوتھر کنگ کو کتنی بے دردی سے قتل کیا گیا، اس لئے کہ اُسے خدا نے سیاہ فام پیدا کیا تھا۔ وہ اپنے اور اپنے ہم رنگ و ہم نسل انسانوں کے حقوق کا تحفظ چاہتا تھا، ان سیاہ فام انسانوں کے حقوق جنہیں یورپ کے "سفید بندروں" نے حیوانات سے بھی بدتر اور حقیر سمجھ رکھا ہے، جن پر ملک کی معاشی راہیں مسدود ہیں، جن کے لئے نصاب تعلیم تعلیم گاہیں، ہوٹل، بسیں اور گاڑیاں تک علیحدہ ہیں، یہاں تک کہ کارخانوں میں ان کے آنے جانے کے راستے تک الگ ہیں اور جن کے ساتھ رشتہ ناطہ بہت بڑا "پاپ" سمجھا جاتا ہے ۔ یہ سیاہ فام انسان بدترین طبقاتی تفاوت، استحصال، ظلم و جبر اور حقوق کی حق تلفی کا شکار ہیں۔ اس امریکہ اور یورپ میں جو "تہذیب و تمدن" کی امامت کا مدعی ہے، اس امریکہ میں جو اقوام متحدہ کا چودھری ہے جو انسانی حقوق کی حفاظت کا دعویدار ہے، اس امریکہ میں جو ہمیشہ انسانی حقوق کے چارٹر کا ڈھنڈورا پیٹ کر اپنے ظلم، سفاکی، اور ذلت کے داغ چھپانا چاہتا ہے، اپنے ملک کے باشندوں کے ساتھ بھیڑ بکریوں جیسا سلوک اس دعویدار تہذیب ملک میں ہو رہا ہے، جہاں کے سب سے بڑے شہر نیویارک کی بندرگاہ میں "آزادی کا مجسمہ" دنیا سے آنے والوں کا استقبال ان الفاظ سے کرتا ہے :

> "اپنے بے کس مصیبت زدہ اور غلام عوام کو ہمارے سپرد کیجیے تاکہ وہ آزادی کی زندگی بسر کر سکیں وہ لوگ جن کا نہ کوئی ٹھکانہ ہے اور نہ کوئی وطن۔ لیجیے میں حاضر ہوں اور سنہری دروازہ کے قریب اپنی مشعل لئے کھڑا ہوں۔"

مگر اُف قول و عمل کے تضاد کی ایسی بھیانک مثال کیا تاریخ کے کسی دوسرے حصہ میں بھی مل سکتی ہے۔؟ ہرگز نہیں تاریخ میں پہلی بار دھوکہ، فریب، دجل و تلبیس اور عالمی پیمانے کی یہ "بدمعاشی" صرف یورپ اور مغربی تہذیب ہی کو نصیب ہو سکی ہے۔ جس کے نسلی، علاقائی اور قومی امتیازات سے خود امریکہ اور برطانیہ جل رہا ہے۔ روڈیشیا مظلوم انسانوں کے خون سے لالہ زار ہے، کینیا نالاں ہے، اور جنوبی افریقہ پوری انسانیت پر ماتم کناں ہے، جہاں انسانی خون کی وقعت بول و براز کے

برابر بھی نہیں رہی ۔ اُف کتنی شوخ چشم اور حیا سے تہی ہے یہ تہذیب اور کتنے جری ہیں اس کے علمبردار جنہیں اب بھی اپنے آپ پر ناز ہے ۔ کتنی کور چشمی اور دیدہ دلیری ہے ان گستاخ نگاہوں کی جو اپنی اس ساری شقاوت ، درندگی اور ذلت و رسوائی کو تہذیب و تمدن ، اخلاق اور انسانی حقوق کی رعایت کا نام دیکر بار بار اٹھتی ہیں ، تو اُس مذہب پر جو حقیقی مساوات کا علمبردار ، انسانی حقوق کا نقیب اور پوری کائنات کیلئے رحمت بن کر آیا ہے ، اور جو ابتداء سے لیکر آج تک احترام انسانیت کا عملی نمونہ پیش کر رہا ہے ۔ جس کے بھیجنے والے کا اعلان ہے : ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۔ بیشک اللہ کے ہاں تم میں زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہو ۔ جس کے پیغمبرؐ کا دوامی پیغام تھا : الناس من آدم وآدم من تراب (ابن سعد) ۔ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ۔ آگے ارشاد فرمایا : لافضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا للاسود علی الاحمر ولا للاحمر علی الاسود الا بالعلم والتقوٰی ۔ کسی عربی کو عجمی اور کسی عجمی کو عربی پر فضیلت نہیں اور نہ کسی سیاہ فام کو سرخ رنگ والے پر اور سرخ رنگ والے کو سیاہ فام پر فضیلت ہے ۔ مگر علم اور تقوٰی کے لحاظ سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے : ولا لابیض علی اسود ۔ نہ کسی سفید فام کو سیاہ فام پر کوئی فضیلت ہے ــــــ یہ اس مذہب کی بات ہے ، جس نے ایک سیاہ فام حبشی غلام بلالؓ کو انسانیت کی معراج سے نوازا ، جنہیں حضورؐ اقدس نے جنت میں اپنے سے آگے چلنے کی بشارت دی اور جب ایک صحابیؓ نے انہیں " اے حبشن کے بیٹے " کہہ کر پکارا ۔ تو حضورؐ نے اسے ڈانٹ کر فرمایا تم میں اب بھی جاہلیت کی بو باس باقی ہے ۔ یہ اُس سیاہ فام بلالؓ کی بات ہے جسے اسلامی قلمرو کے سب سے بڑے فرمانروا فاروق اعظمؓ ۔ یا سیدنا ! " اے ہمارے سردار " سے پکارا کرتے تھے اور یہ وہ فاروق اعظمؓ ہیں جن کا جنازہ اپنے علم و فضل کی بدولت ایک عجمی نژاد صہیب رومیؓ نے پڑھایا جب کہ سرخ و سفید رنگ والے کئی جلیل القدر صحابہ موجود تھے ۔ یہ اُس دین قیم کی امتیازی شان ہے ، جس نے والئ مصر کے ساتھ ملنے والے وفد کی قیادت ایک ایسے سیاہ فام صحابی حضرت عبادہؓ بن صامت کو سونپ دی تھی جسے دیکھ کر بادشاہ لرز گیا اور اصرار کرنے لگا کہ دوسرے شخص کو میرے ساتھ گفتگو کے لئے مقرر کر دو ، مگر مسلمانوں نے والئ مصر کی یہ خواہش ٹھکراتے ہوئے کہا کہ چونکہ یہ شخص علم و فضل اور تقوٰی میں ہم سب سے بڑھ کر ہے ، اس لئے یہی ہمارا امیر ہے ۔ نیز فرمایا کہ ہماری فوج میں تو ایک ہزار سے زیادہ ایسے سیاہ فام شخص ہیں ــــــ یہ اُس مذہب کی بات ہے جس نے ہر دور میں عجمی موالی اور سیاہ فام غلاموں کو دین اور علوم دین میں اجتہاد